44923 ـ والدہ دوسری بیوی کو طلاق دلوانا چاہتی ہے تا کہ اسے دیکھ کر کوئی اور بھی ایك سے زائد شادیاں نہ کر لے

سوال

میری تھوڑا عرصہ قبل ہی شادی ہوئی ہے، اور میں اپنے خاوند کی دوسری بیوی ہوں، اس کی پہلے بھی ایك بیوی ہے میرے خاوند کی والدہ کا مطالبہ ہے کہ وہ مجھے طلاق دے دے اس لیے نہیں کہ میں مجھ میں کوئی برائی ہے، لیکن صرف اس لیے کہ اس کی بہنوں کے خاوند بھی اسے دیکھ کر دوسری شادی نہ کر لیں.
میری ساس کا کہنا ہے کہ اسے اس سے ہونے والے گناہ کی کوئی پرواہ نہیں، اہم چیز یہ ہے کہ کہیں ایك سے زائد شادیوں کا رواج ہی نہ پڑ جائے.
آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شرعی رائے کیا ہے، کیا میرے خاوند کے لیے اپنی والدہ کی بات ماننا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ اللہ کی رضامندی والی زندگی بسر کر رہی ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

والدہ کو کوئی حق نہیں کہ وہ بہو کو طلاق دینے کا حکم دے، صرف اس لیے کہ بیٹے نے خاندان یا قبیلہ کے عرف اور رواج کی مخالفت کرتے ہوئے ایك سے زائد بیوی کر لی ہیں، یا اس خدشہ کے پیش نظر کے بیٹے کے بہنوئی بھی اسے دیکھتے ہوئے دوسری شادی کر لیں گے.

حالانکہ ایك سے زائد شادیاں کرنا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مباح کیا ہے.

بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں بیٹے کو والد یا والدہ کے حکم کی اطاعت کرنا واجب نہیں، اور خاص کر جب اس کا سبب شرعی رغبت سے متصادم ہو، یعنی شرعی رغبت تو یہ ہے کہ نسل زیادہ کی جائے اور مسلمان عورتوں کی عفت و عصمت قائم کی جائے، اور فساد و خرابی کو دور اور کم کیا جائے.

مطالب اولی النھی میں درج ہے:

اور بیٹے پر (طلاق کے مسئلہ میں اپنے والدین کی اطاعت واجب نہیں) اگرچہ والدین (عادل ہی ہوں) کہ وہ ان کی اطاعت کرتا ہوا اپنی بیوی کو طلاق دے دے؛ اس لیے کہ یہ نیکی کا کام نہیں ہے " انتہی

ديكھيں: مطالب اولى النهى (5 / 320).

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص شادى شدہ ہے اور اس كى اولاد بھى ہے، ليكن اس كى والدہ اس كى بيوى كو ناپسند كرتى اور اسے طلاق دينے كا مشورہ ديتى ہے كيا بيٹے كے ليے اپنى بيوى كو طلاق دينا جائز ہے ؟

شيخ الاسلام كا جواب تھا:

" اس كے ليے ماں كے كہنے پر اپنى بيوى كو طلاق دينا حلال نہيں، بلكہ بيٹے كو اپنى ماں كے ساتھ حسن سلوك كرنا چاہيے، اور بيوى كو طلاق دينا ماں كے ساتھ حسن سلوك ميں سے نہيں ہے، واللہ تعالى اعلم " اھـ

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (3 / 331).

اس ليے آپ كے خاوند كو چاہيے كہ وہ اپنى والدہ كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئے، اور آپ كو اپنے نكاح ميں ہى ركھے كيونكہ اس كا اپنى بيوى كو طلاق دينا ماں كے ساتھ حسن سلوك ميں شامل نہيں ہوتا.

اور اس ماں كو نصيحت كرنا ضرورى ہے، اور اسے يہ ياد دلانا چاہيے كہ شريعت اسلاميہ كى پيروى و اتباع كرنا اور اس كى تنفيذ ضرورى ہے، اور گناہ والا كام كرنے سے اجتناب كرنا چاہيے، اور اسے يہ علم ہونا چاہيے كہ اس كى بيٹيوں كو طلاق ہونا، يا پھر ان كے ليے سوكنوں كا آنا، يا ان كا اس سے محفوظ رہنا يہ سب غيب كى باتيں ہيں، جس كا علم صرف اللہ سبحانہ و تعالى كو ہے، اور وہى علم ركھتا ہے كہ ان كے مقدر ميں كيا لكھا ہے، اس ليے حرام كام كے ارتكاب اور بيٹے كا گھر اجاڑنے كى كوئى وجہ نظر نہيں آتى.

اے بہن ہمارى آپ كو نصيحت يہى ہے كہ آپ اپنى ساس كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آنے كى كوشش كريں، اور اس كى محبت و پيار كو حاصل كريں، تا كہ آپ كا ساس كے ساتھ معاملات بہتر ہونے كى صورت ميں وہ اپنے طلاق كے مطالبہ سے باز آ جائے.

واللہ اعلم .